اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

الجزء 21

(اے رسول ﷺ!) اس کتاب میں جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے، انہیں پڑھ کر بتا دے اور دین کے نظام کا قیام عمل میں لا۔ دین کا نظام بخل وحدود اللہ سے تجاوز اور عقل خود بیں کی فریب کاریوں سے روک دیتا ہے۔ اور اللہ کا وحی کردہ ذکر، قرآن الحجر۔9-6، عظمتوں کا حامل ہے اور تم لوگ اللہ کے قوانین کے نفاذ اور عمل میں جو بناوٹ اور تصنّع کرتے رہتے ہو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے (45)۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اہلِ کتاب سے صرف حسین و معتدل انداز سے بحث کیا کر ماسوائے ان کے جو اُن میں قانون شکن ہیں۔ یہ دلائل Arguments سے قائل ہونے والے نہیں۔ اور ان اہلِ کتاب سے کہہ دے کہ ہم اس وحی پر، جو ہماری طرف اتاری گئی ہے اور تمہاری طرف بھی، ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا الٰہ ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رہتے ہیں (46)۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

ہم نے اے رسول ﷺ! یہ کتاب قرآن بھی انہی خطوط Pattern پر تیری طرف نازل کیا ہے۔ جن کو ہم نے کتاب دی تھی، وہ بھی اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور ان اہلِ مکّہ میں سے بھی اِس پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ ہماری آیات سے انکار تو صرف کفّار ہی کر رہے ہیں (47)۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اس سے پہلے تُو کتاب کو پڑھنا نہ جانتا تھا اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتا تھا۔ اگر ایسی صورت ہوتی تو قرآن کو باطل قرار دینے والے یہ لوگ ضرور شک کرتے کہ تو نے اسے اپنے یہاں سے لکھ لیا ہے الشّوریٰ۔52، (48)۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ یہ وہ روشن اور واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں پہلے سے محفوظ ہیں جن تک وحی کا علم پہنچ چکا ہے۔ ہماری آیات کا انکار تو صرف قانون شکن لوگ ہی کر رہے ہیں (49)۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر اس کے ربّ کی طرف سے معجزے کیوں نہیں اتارے گئے۔ اے رسول ﷺ! ان پر واضح کر دے کہ معجزات تو اللہ کے اختیار میں ہیں۔ میں تو صرف بالوضاحت غلط طرزِ زندگی کے غلط نتائج سے متنبّہ کرنے والا ہوں (50)۔

5 ع 7 1 اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع

کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تیری طرف کتاب نازل کی ہے۔ ان کے سامنے پیش بھی کی جا رہی ہے۔ اس میں صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے رحمت اور سامانِ عبرت وموعظت موجود ہے (51)۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

ان سے کہہ دے کہ تمہارے اور میرے درمیان فیصلہ کرنے والا اللہ کافی ہے جو جانتا ہے جو کچھ زمین اور بلندیوں میں ہے اور جو لوگ باطل نظامِ فکر اور نظامِ

زندگی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے قوانین کا انکار کرتے ہیں تو یہی نقصان اٹھانے والے ہیں (52)۔

وَيَسۡتَعۡجِلُونَكَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَلَوۡلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ وَلَيَاۡتِيَنَّهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝٥٣

یہ تجھ سے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں۔ اگر قانونِ مکافات کے مطابق اعمال کے نتائج سامنے آنے کے لیے ایک وقت مقرّر نہ ہوتا تو وہ عذاب ان پر آچکا ہوتا۔ وہ اُن پر اچانک ہی آجائے گا اور انہیں پتا بھی نہ چلے گا (53)۔

يَسۡتَعۡجِلُونَكَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ ۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ۝٥٤ ۙ

یہ تجھ سے عذاب کو جلدی لانے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ جہنّم تو ان کافروں کو گھیرے ہوئے ہے اَلتوبہ۔49، اَلنّزِعات۔36، اِلانفطار۔16، (54)۔

يَوۡمَ يَغۡشٰهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَمِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ وَيَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٥٥

اُس دن عذاب اُن پر ہر طرف سے چھا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنے اعمال کا مزہ چکھو (55)۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ اَرۡضِىۡ وَاسِعَةٌ فَاِيَّاىَ فَاعۡبُدُوۡنِ ۝٥٦

اے میرے صاحبِ ایمان بندو! میری زمین بڑی کشادہ ہے اَلنّسِاء۔97۔ یہاں نہیں تو کہیں اور ہجرت کرجاؤ جہاں میرے احکام وقوانین کے مطابق زندگی بسر کرسکو؛ اپنی تمام صلاحیتّوں اور قوّتوں کو صرف میرے متعیّن کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے بروئے کارلاسکو (56)۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ۟ ثُمَّ اِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ۝٥٧

ہر متنفّس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، پھر تمہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کا آجانا ہے الانبیاء۔35، آلِ عمران۔185، (57)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور جو لوگ ایمان لاتے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہتے ہیں، ہم اُن کو جنّت کے اُن بلند مقامات میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ٹھیراتے ہیں۔ وہاں وہ ہمیشہ قیام پذیر رہیں گے الزمر۔20، سبا۔37، الفرقان۔75۔ یہاں، دنیاوی زندگی سے وہاں آخرت تک، زیست کی فراوانیوں کے ساتھ، زندگی کی جوئے رواں مسلسل آگے بڑھتی اور سطحِ زندگی، ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی بلند ہوتی چلی جاتی ہے الِانشقاق۔19۔ عملِ صالح کرنے والوں کا کتنا عمدہ اجر ہے (58)۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نشو ونما دینے والے کے قوانین پر کامل بھروسا رکھتے ہیں اور اپنے نصب العین کے حصول کے لیے ہر مشکل کا جم کر مقابلہ کرتے ہوئے مسلسل استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں (59)۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

کتنے ہی ذی حیات ایسے ہیں جو اپنا رزق اپنے ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ کائناتی نظامِ ربوبیّت کے توسّط سے انہیں، اور تمہیں بھی رزق بہم پہنچاتا ہے بنی اسرائیل۔31، الانعام۔152۔ وہ ہر بات کو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے (60)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اے رسول ﷺ! اگر تو اُن مستقل اقدارِ وحی سے انکار کرنے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

والوں سے پوچھے کہ زمین اور فضائی کرّوں کو کس ہستی نے پیدا کیا لقمان۔31، المومنون۔85-84، الزُّمر۔38 اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند کر کے گردش میں رکھا ہوا ہے، تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ تو ان سے کہو کہ پھر اُس ہستی کو چھوڑ کر کہاں بھٹکے پھرتے ہو؟ (61)۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

اللہ اپنے بندوں میں سے اُسے کشائش سے رزق عطا کرتا ہے جو زیادہ محنت کر کے زیادہ رزق لینا چاہے اور کم محنت والے کو ناپ تُلا ہی۔ محنت کم ہے یا زیادہ...... اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے (62)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ ع 6 12 2
لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

اگر تُو ان سے دریافت کرے کہ وہ کون ہے جو بلندیوں سے پانی برساتا ہے اور زمین کو اُس کے مردہ بنجر ہو جانے کے بعد، زندگی بخشتا ہے تو یہ ضرور کہتے ہیں کہ اللہ۔ تو کہہ دے کہ سزاوارِ ستائش و تحسین تو اللہ ہی ہے۔ پھر بھی اکثر لوگ سمجھتے نہیں (63)۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

اس دنیاوی زندگی --- مفاداتِ عاجلہ کی زندگی --- کی کیفیّت تو ایسی ناپائیدار لذّت و مسرّت جیسی ہے جو زندگی کے اصل مقاصد کو نگاہوں سے اوجھل کر دے اور اس کے دوائرِ جدّ وجہد کا نتیجہ کچھ نہ نکلے۔ اور حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے جو اچانک ایک نئی صورت اختیار کر لیتی ہے جو حرکتِ پیہم اور سعئ مسلسل ہے۔ کاش یہ لوگ اس حقیقت کو سمجھ لیتے (64)۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾

ان کی کیفیت یہ ہے کہ جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ سے یہ دعا مانگ رہے ہوتے ہیں کہ ہم ہر طرف سے منہ موڑ کر، اطاعت کو صرف تیرے لیے ہی مختص کر چکے ہیں۔ پھر جب وہ اُن کو بحفاظت خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو اللہ کو چھوڑ کر اللہ کی ہمسر بنائی ہوئی ہستیوں کے ممنون ہوتے ہیں (65)۔

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾

کہ جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہوا ہے، اس کی ناشکری کریں اور اس سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔ انہیں بہت جلد اس فکر و رَوِش کا انجام معلوم ہو جائے گا (66)۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾

کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ہم نے اُس حرمِ پاک یعنی مکّہ کو امن کا مسکن بنا دیا جس کے قرب و جوار میں لوگوں کو اُچک لیا جاتا تھا القصص۔57۔ کیا اُن کا ایمان، باطل نظریاتِ زندگی پر ہی رہے گا اور اللہ کی عطا فرمودہ نعمتوں کی ناشکری کرتے رہیں گے (67)۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾

اور اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جو اللہ کی ذات کے بارے میں جھوٹ گھڑے یا جب حق، وحی اس کے پاس پہنچے تو اُسے جھٹلائے۔ تو کیا مستقل اقدارِ دین سے انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنّم نہیں؟ (68)۔

ع 7 6 3

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

جو لوگ ہمارے متعیّن کردہ Cause کے لیے جدّ وجہّد کرتے رہتے ہیں، ہم ان کی رہنمائی دنیوی و

اُخروی حسنہ کے راستوں کی طرف کر دیتے ہیں ابراہیم۔ 12۔ اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں (69)۔

سُوۡرَۃُ الرُّوۡمِ (۳۰)

اٰیَاتُهَا ۶۰ | رُکُوۡعَاتُهَا ۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾	اللہ حکیم وعلیم کا ارشاد ہے (1)۔
غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾	رومی مغلوب ہوگئے (2)۔
فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ هُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾	قریب کی سرزمین میں اور اپنے مغلوب ہوجانے کے بعد غالب آجائیں گے (3)۔
فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾	چند برس کے اندر ہی۔ پہلے بھی اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق اور بعد میں بھی۔ اور ایک روز مومنین بھی فرحت سے ہم کنار ہوں گے (4)۔
بِنَصۡرِ اللّٰهِ ؕ یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۵﴾	اللہ کی مدد سے۔ وہ اس کی مدد کرتا ہے جو مدد کا مستحق ہو اور مدد لینا چاہے۔ وہ قوی، غالب اور سامانِ نشوونما عطا کر کے ظاہری اور باطنی کمی کو پورا کرنے والا ہے (5)۔
وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾	مومنین کی مدد کرنا اللہ کا وعدہ ہے الرُّوم۔ 47۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ اکثر لوگ اس حقیقت کو جانتے نہیں (6)۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٧

یہ،صرف ایسی دنیاوی زندگی کے پیشِ پا افتادہ مفادات کو ہی حاصلِ زندگی جانتے ہیں اور آخرت کی دائمی زندگی سے یکسر غافل ہیں (7)۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝٨

کیا انہوں نے اپنے من میں کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ نے زمین اور فضائی کرّوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اسے Solid حقیقت اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور ایک متعیّن مدّت تک کے لیے ہی تخلیق کیا ہے تا کہ ہر چیز مختلف مراحل سے گزرتی ہوئی اپنے نقطۂ تکمیل کو پہنچ جائے اور ہر فرد کو اس کے اچھے یا برے عمل کا نتیجہ مل جائے اور اس کی حق تلفی نہ ہو یونس۔4، الجاثیہ۔22، النّجم۔31۔ لوگوں کی اکثریّت اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کو تسلیم ہی نہیں کرتی (8)۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ۭ٩

کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ وہ معاشرتی قوّت وشوکت میں ان سے بڑھ کر تھے۔ اُنہوں نے سرزمین میں خوب زراعت کی اور اس کے دفائن وخزائن سے بھرپور استفادہ کیا اور اسے ان لوگوں سے زیادہ آباد کیا۔ اُن کے پاس، ان کے رسولؑ واضح قوانین لے کر آئے۔ اللہ تو ایسا نہیں کہ وہ ان کے حقوقِ انسانیّت غصب کر لیتا، بلکہ وہ خود اپنی ذات پر ظلم ڈھاتے اور اس کی

نشوونما کا نقصان کر لیتے تھے فاطر۔44(9)۔

ع 1 10 4 ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾

آخر الامر، جنہوں نے معاشرے کا توازن ابتر کر دیا تھا، ان کا اپنا انجام بھی بُرا ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے (10)۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾

اللہ ہی تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے مختلف مراحلِ زندگی سے گزار کر نقطۂ آغاز سے نقطۂ تکمیل تک پہنچا دیتا ہے یونس۔34-10، النّمل۔64، الاعنکبوت۔19، الرّوم۔27، البروج۔13۔ اسی طرح تم بھی اُسی کی طرف لوٹائے جاتے ہو (11)۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٢﴾

اور مرنے پر فوراً جس وقت ظہورِ نتائج کی گھڑی آن موجود ہوتی ہے، مجرم مایوس ہو جاتے ہیں (12)۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾

وہ شرکاء جن کو وہ اللہ کا ہمسر قرار دیتے تھے، ان کی سفارش نہیں کر سکتے بلکہ وہ ان شرکاء کو اللہ کا ہمسر ماننے سے انکار کر دیتے ہیں (13)۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾

اور جس روز مرنے پر فوراً ظہور نتائج کے لیے یکبارگی اٹھا کھڑا کیا جاتا ہے، اس دن یہ جدا ہو کر منتشر ہو جاتے ہیں (14)۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾

اور جو لوگ اقدارِ وحی پر ایمان رکھتے تھے اور صلاحیت پرور کام کیا کرتے تھے وہ جنّت کے باغ میں حسن و جمال اور عمدہ حیات پرور موسیقی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، (15)۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور جنہوں نے Absolute Values سے انکار کیا اور ہماری آیات اور قوانینِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں مبتلا ہیں (16)۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ نے جو فرائض تمہارے لیے متعیّن کیے ہیں، تمہیں صبح و شام ان کے لیے سرگرمِ عمل رہنا ہے...... یا......تم صبح کرتے ہو اور شام، اللہ کی ذات تمہارے وقت و زمان کے ان تصوّرات سے بلند و ماورا ہے (17)۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور جب تم زوالِ آفتاب سے صبح تک اور صبح سے ظہر کے وقت میں داخل ہوتے ہو یعنی ہمہ وقت کائنات میں اُسی کی ذات سزاوارِ ستائش و تحسین ہے (18)۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع 2/9/5

وہی عدم سے زندگی کو وجود میں لاتا ہے اور زندہ کو موت سے ہمکنار کر دیتا ہے اور جس طرح زمین کو اس کے بنجر اور مردہ ہونے کے بعد حیات نو دے دیتا ہے؛ اسی طرح تمہیں بھی زمین سے زندہ کر کے نکالا جاتا ہے، (19)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ امر اس کے قوانین میں سے ہے کہ تمہاری خِلقت کی ابتدا مٹّی سے کی، پھر جب تم پیکرِ بشریّت میں آ گئے تو تم زمین میں پھیل گئے ہو النسا۔1، الملک۔24، (20)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور یہ حقیقت بھی اس کے قوانین کی مظہر ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس Sex سے النساء۔1، تمہارے لیے جوڑے، مرد عورت پیدا کیے کہ تم اُن سے تسکین و راحت حاصل کرو اور تم میں باہمی مودّت پیدا کر دی

اور تمہیں ایک دوسرے سے اس طرح جوڑ دیا کہ ایک دوسرے کی کمی کو پورا کرتے ہوئے باہمی تکمیلِ ذات Perfection کا موجب بن جاؤ۔ غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں قوانین کی کارفرمائی ہے (21)۔



وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝٢٢

زمین اور فضائی کُرّوں کی تخلیق اور تمہاری زبانوں Languages اور رنگوں Complexions کا اختلاف و تنوّع بھی اس کے قوانین ہی کی رو سے ہے۔ اہلِ علم کے لیے ان میں قوانین موجود ہیں (22)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝٢٣

اور تمہارا رات کے وقت سونا اور دن میں اس کا فضل یعنی تلاشِ معاش کرنا بھی اس کے قوانین کی کارفرمائی میں سے ہے۔ متوجّہ ہو کر تدبّر کرنے والوں کے لیے ان امور میں قوانین پوشیدہ ہیں (23)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٢٤



اور اس کا بادلوں میں چمکنے والی بجلی سے دوچار کرنا کہ اس سے نقصان کا احساس بھی ہوتا ہے اور نفع کی اُمّید بھی، اس کے قوانین کی رو سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور وہ بلندیوں سے پانی برساتا ہے اور اسے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ عقل و فہم والوں کے لیے ان امور میں قوانین موجود ہیں (24)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝٢٥

اور زمین اور فضائی کرّوں کا اپنے مداروں میں قائم ہو جانا بھی اس کی بصیرت افروز نشانیوں میں سے ہے۔ پھر جب وہ تمہیں ندا دیتا ہے تو تم زمین میں سے

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝۲۶

نکل پڑتے ہو (25)۔

ارض وسما میں ہر چیز اسی کے پروگرام کی تکمیل کی لیے سرگرمِ عمل ہے اور کامل فرماں پذیری کرتے ہوئے اپنی قوّتوں کو ضائع کیے بغیر صرف اسی کے پروگرام کے لیے صرف کر رہی ہے (26)۔

3 ع 8 6

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝۲۷

وہی ہستی ہے جو اشیاء کی ابتداً تخلیق کرتی ہے، پھر انہیں زندگی کے مختلف مراحل سے گزار کر تکمیل تک پہنچاتی ہے یونس۔4، البرُوج۔13، اور یہ کام اس کے لیے بڑا آسان ہے۔اور اس کے قوانین کے مطابق ارض و سما میں تشکیل پانے والا Structure عظیم ہے۔اور وہ ذات اس پر حکمت کے ساتھ غالب ہے (27)۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ
تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۲۸

اللہ تمہارے لیے تمہی میں سے ایک مثال بیان فرماتا ہے۔ جو سامانِ زندگی ہم نے تمہیں عطا کیا ہوا ہے، کیا تمہارے ملازم Subordinates اس میں تمہارے حصّہ دار ہوتے ہیں کہ تم اور وہ اس میں برابر اور مساوی حیثیّت رکھتے ہوں؟ اور تم ان سے اس طرح اپنے آپ کو خائف محسوس کرو جس طرح تم آپس کی حیثیّت کے لوگوں سے محسوس کرتے ہو۔اگر نہیں، تو اللہ کو تمہارے خود ساختہ شرکاء سے ڈر کیسا اور وہ اس کے ہمسر کیسے ہو سکتے ہیں۔عقل وفکر سے کام لینے والوں کے لیے ہم یوں اپنی آیات واضح کر کے بیان کرتے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۲۹

ہیں (28)۔

شرکاء کی بات تو رہی ایک طرف، بلکہ یہ قانون شکن لوگ، بغیر کسی علم و برہان کے، محض اپنی خواہشات اور جذبات کی پیروی کر رہے ہیں۔ لہٰذا جو ٹیڑھا راستہ اختیار کرے الصّف ۔5، اللہ اسے گمراہ چھوڑ دیتا ہے تو اسے کون راہِ ہدایت دکھا سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے کوئی مددگار نہیں ہوتے ہیں (29)۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ڎ

اللہ نے جس طرح اپنے قانونِ تخلیق کے مطابق، ہر شئے کو ابتداً تخلیق کیا اسی قانون کے مطابق، انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے عملِ تخلیق Process of Creation میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ لہٰذا تُو (اے مخاطب) ہر غلط رَوِشِ زندگی سے منہ موڑ کر، یکسو ہو کر، اپنی پوری شخصیّت کا رُخ دینِ حنیف کی طرف کر۔ یہی دین مُحکم، مُحکم نظامِ زندگی ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں (30)۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۳۱ۙ

اسی کی طرف رخ کیے ہوئے، تم اسی اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرتے رہو اور دین کا نظام قائم کرو اور اللہ کے سوا کسی اور کے قانون کی اطاعت کرنے والوں میں نہ ہو جانا (31)۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۳۲

اُن میں سے جنھوں نے اپنے دین کو فرقوں ٹکڑیوں میں بانٹ دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے۔ ہر گروہ اپنے

یہاں کے نظامِ نظریات پر خوش ہے الانعام۔160، المومنون۔53، الشورٰی۔13 (32)۔

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝٣٣

جب انسانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے نشو ونما دینے والے کی طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی جناب سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ دوسری ہستیوں کو اللہ کا مثیل وہمسر بنانے لگ جاتا ہے (33)۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣٤

تا کہ ہم نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہوا ہے اس کے منکر ہو کر اسے اپنے شرکاء سے منسوب کر دیں۔ لہٰذا تم ان عطایا سے لطف اندوز ہو لو۔ جلد ہی تمہیں اس شرک کا انجام معلوم ہو جائے گا الاعنکبوت۔66 (34)۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝٣٥

کیا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ہے جو ان کے شرک کی تائید کرتی ہے (35)۔

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝٣٦

جب ہم انسانوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو یہ حد درجہ مسرور ہو جاتے ہیں اور جب ان کی زندگی میں ان کے اپنے ہاتھوں کوئی بگاڑ یا ابتری پیدا ہو جاتی ہے تو ان پر مایوسی چھا جاتی ہے (36)۔

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣٧

کیا انہوں نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اللہ، اپنی مشیت یعنی اپنے قانون کے مطابق، کسی کو کشاد اور وسعت سے رزق عطا کرتا ہے اکسی کو نپا تُلا۔ صاحبِ ایمان لوگوں کے لیے ان امور میں قوانین مضمر ہیں (37)۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

تم قریبی رشتہ داروں، ان مسافروں کو جن کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہو اور ان لوگوں کو جن کا چلتا ہوا کاربار رک جائے، ان کا حق دیتے رہا کرو المعارج۔25-24۔ یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اس منزل Goal کے حصول کے طلب گار ہیں جس کا تعیّن اللہ نے کر دیا ہے۔اور یہی لوگ کامیاب ہیں (38)۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

جو سرمایہ تم دوسروں کے سرمائے میں لگا دیتے ہو Lay out کر دیتے ہو کہ اس سے تمہاری Investment بڑھ جائے گی تو جان لو کہ اللہ کے نزدیک اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔اور جو مال تم دوسرے انسانوں کی طبیعی زندگی کی پرورش Nourishment اوران کی ذات کی نشوونما Development یا Growth کے لیے دیتے ہو اس مقصد کے پیشِ نظر کہ تم اس منزل تک پہنچ جاؤ جو اللہ نے مقرّر کر رکھی ہے یعنی تمہاری اپنی ذات کی نشوونما اور صلاحیّتوں کی نمود تو ایسے لوگ ہی ہیں جو اپنے صرف کردہ مال سے کئی گنا زیادہ حاصل کر لیتے ہیں البقرہ۔276-275، آلِ عمران۔130 (39)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ
هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ ع 4 13 7
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾

صرف اللہ ہی ایسی ہستی ہے جس نے تمہیں خِلقت بخشی، پھر تمہیں سامانِ زیست عطا فرمایا؛ پھر تمہیں موت سے ہمکنار کر دیتا ہے اور آخر الامر، تمہیں اٹھا زندہ کرتا ہے۔ کیا تمہارے خود ساختہ شرکاء میں بھی کوئی ہے جو ان

کاموں میں سے کوئی کام بھی کرسکتا ہو۔اس کی ذات ان تمام غلط تصوّرات سے جو یہ اپنے شریکوں کے بارے میں قائم کیے ہوئے ہیں بہت دور اور بلند ہے (40)۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ
لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝٤١

انسانوں کی بداعمالیوں کے باعث بحروبر یعنی ہر جہت میں، نظامِ زندگی میں بگاڑ اور ابتری پھیل گئی ہے کہ یہ اپنے کچھ اعمال کی سزا کا مزہ چکھیں۔شاید یہ صحیح روشِ زندگی کی طرف پلٹ آئیں (41)۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝٤٢

اے رسول ﷺ! ان سے کہہ کہ زمین میں چلو پھرو اور پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا، اسے دیکھو۔ان کی اکثریّت مشرک ہی تھی (42)۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا
مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝٤٣

لہٰذا اے انسان! تو اپنی پوری شخصیّت کو استقامت سے اس متوازن اور محکم دین پر جمائے رکھ الرّوم۔30 قبل اس کے کہ ظہورِ نتائج کا وہ دن آجائے جسے اللہ بھی ٹالے گا نہیں۔ اس روز لوگ متفرّق ہوکر جدا جدا ہوجائیں گے الرّوم۔14 (43)۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ
يَمْهَدُونَ ۝٤٤

جس نے بھی Permanent Values سے انکار کیا تو اس کے انکار کا وبال اسی کی ذات پر پڑتا ہے اور جس نے حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کیے تو وہ اپنی ذات کے لیے ہی آسائشیں بہم پہنچاتے ہیں (44)۔

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ

تاکہ جو ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ﴿۴۵﴾

اللہ انہیں اپنے فضل سے اس کا صلہ دے۔ اللہ، وحی کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اُن کی نہ تو صلاحیتوں کی نمود ہوتی ہے اور نہ ہی اعمال نتیجہ خیز ہو پاتے ہیں (45)۔



وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۴۶﴾

اور یہ امر بھی اس کے قوانین میں سے ہے کہ وہ بارش کی بشارت دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے تاکہ تمہیں اپنی رحمت، بارش کے ثمرات سے لطف اندوز کرائے اور اس کے قانون کی رُو سے کشتیاں چلیں اور تم اُس کے یہاں تلاشِ معاش کر سکو اور تمہیں تمہاری تگ و تاز کے بھرپور نتائج مل جائیں (46)۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا وَ كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴿۴۷﴾

اے رسول ﷺ! تجھ سے پہلے ہم نے رسولوںؑ کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا۔ وہ ان کے پاس واضح قوانین لے کر آئے۔ ہم نے ان میں سے اُن کو سزا دی جنہوں نے جرم کا ارتکاب کیا۔ رہے مومنین، تو ان کی مدد کرنا ہم پر واجب ہے (47)۔



اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ﴿۴۸﴾

اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اوپر اٹھاتی ہیں۔ پھر وہ ان بادلوں کو اپنی مشیّت کے مطابق بلندیوں میں پھیلا دیتا ہے اور انہیں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ تو دیکھتا ہے کہ ان کے درمیان میں سے بارش ٹپکنے لگتی ہے۔ پھر جب اسے اپنی مشیّت کے مطابق، اپنے بندوں پر برساتا ہے تو وہ خوشیاں منانے

لگتے ہیں (48)۔

وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ ﴿۴۹﴾

اور ان پر بارش برسنے سے پہلے تو وہ بالکل مایوس ہو چکے تھے (49)۔

فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾

اے انسان! تو اللہ کی رحمت کے آثار ملاحظہ کر کہ کس طرح زمین کو اس کے مردہ اور بنجر ہوجانے کے بعد حیاتِ نو عطا کر دیتا ہے۔ بے شک، وہی مُردوں کو زندگی بخشنے والا ہےاور وہ ہر شئے پر قادر ہے (50)۔

وَ لَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِیۡحًا فَرَاَوۡہُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۵۱﴾

اور اگر ہم ایسی گرم یا......سرد ہوا بھیج دیں اور وہ دیکھیں کہ اُن کی سرسبز کھیتیاں جھلس کر زرد پڑ گئی ہیں تو وہ اس کے بعد ناشکری پر اتر آئیں (51)۔

فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۵۲﴾

لہٰذا، اے رسول ﷺ! ان کو جن کے دل مردہ ہو چکے ہوں الحج۔46 اور اُن بہروں کو جو کانوں سے سننے کا کام نہ لیں یونس۔43-42 اپنا پیغام نہیں سنا سکتا جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں (52)۔

وَ مَاۤ اَنۡتَ بِہٰدِ الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِہِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾ ع 5 13 8

سیدھی راہ کھو کر جو اندھے ہیں، تو اُن کو ہدایت نہیں دے سکتا۔ تو صرف ان کو پیغامِ الٰہی سنا سکتا ہے جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہی اپنی شخصیّت کو جھکائے رکھتے ہیں (53)۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ

اللہ ہی ہے جب تمہیں پیدا کرتا ہے تو تم ناتواں سے ہوتے ہو۔ پھر اس ضُعف کے بعد تمہیں صاحبِ قوت

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾

بنا دیتا ہے۔ اس قوّت و طاقت کے بعد بڑھاپا اور کمزوری وارد کردیتا ہے۔ وہ اپنے قانون کی رو سے ہی ہر چیز کو اندازوں اور پیمانوں کے مطابق بناتا ہے۔ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور ہر چیز پر اقتدار واختیار رکھنے والا ہے (54)۔

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور مرنے پر فوراً ظہور نتائج کا وقت آجاتا ہے تو مجرمین قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ وہ دوبارہ جی اٹھنے تک دنیا میں گھڑی بھر کے لیے رہے تھے یہ دنیا کی زندگی میں بھی اسی طرح بہک جاتے تھے۔ (55)۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ٘ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور صاحبِ علم وایمان کہیں گے کہ تم اللہ کے قانون کے مطابق دوبارہ ہی اٹھنے کے وقت تک اس حالت میں رہے ہو۔ یہ دوبارہ جی اٹھنے کا دن ہی تو ہے لیکن تم اس حقیقت کو مان نہیں رہے تھے (56)۔

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

سو، آج کے دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی وہ معذرت کر کے اللہ کو راضی کرسکیں گے (57)۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَىٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں، حقائق کو ہر طرح کی مثالیں دے کر بیان کردیا ہے النُّور۔34، الزُّمر۔27۔ اگر تُو ان کے پاس کوئی بھی قانونِ الٰہی پیش کرے، دین کی اقدار سے انکار کرنے والے کہہ دیں گے کہ تم لوگ جھوٹے ہو (58)۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾

جو حق کو نہیں سمجھتے ، اللہ کا قانونِ مکافات یوں ، ان کے دلوں پر مہر لگا دیا کرتا ہے البقرہ۔7، محمد۔16، المنافقون۔3، (59)۔

6 ع 7 9

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

تُو اپنے پروگرام پر استقامت سے کاربند رہ اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے، تمہارے پاؤں میں لغزش نہ آنے پائے اور مستقل اقدار پر یقین نہ رکھنے والے تجھے، مشن میں ہلکا اور عزم میں ڈھیلا نہ سمجھنے لگیں۔ اللہ کا وعدہ سچّا ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے (60)۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ (٣١)

اٰيَاتُهَا ٣٤ — رُكُوْعَاتُهَا ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد ہے (1)۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

یہ پُر حکمت کتاب کی آیات ہیں (2)۔

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾

حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کے لیے سراپا ہدایت اور مجسّم رحمت ہے (3)۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

جو صلوٰۃ کا نظام قائم کرتے ہیں کہ افرادِ معاشرہ اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے چلے جائیں اور زکوٰۃ ...... انسانی ذات کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاتے ہیں اور ان موانعات کو دور کر دیتے ہیں جو افراد کی ذات کی نشوونما میں حائل ہوں اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں

	البقرہ۔4-2،النمل۔3 (4)۔
اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾	یہ لوگ اپنے ربّ کے نزدیک ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں البقرہ۔5 (5)۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۖۗ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ﴿۶﴾	اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو ایسی باتوں کو مقصودِ حیات بنالیتا ہے جو اصل مقصدِ زندگی کو نگاہوں سے اوجھل کر کے غیر اہم کاموں میں مشغول کر دیں تاکہ یہ دوسروں کو لاعلمی میں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے اور اللہ کی طرف جانے والے کا مذاق اڑائے۔ انہی کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہے (6)۔
وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا كَاَنَّ فِیۡۤ اُذُنَیۡهِ وَقۡرًا ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۷﴾	جب ایسے شخص کے سامنے ہماری آیات پیش کی جاتی ہیں تو تکبّر میں منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں یا اس کے کان بہرے ہوں۔ اسے دردناک عذاب کی خبر دے دے (7)۔
اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتُ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾	جو لوگ Absolute Values پر ایمان لائے اور صلاحیّت پرور کام کرتے رہے ان کے لیے جنّت کے باغات ہیں جن میں دائمی نعمتیں موجود ہیں (8)۔
خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۹﴾	ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچّا وعدہ ہے اور وہ غالب اور اس کا غلبہ حکمت پر مبنی ہے (9)۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا وَاَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِكُمۡ وَبَثَّ فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِیۡمٍ ﴿۱۰﴾	اس نے بغیر ستونوں کے فضائی کُرّوں کو پیدا کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو الرّعد۔2 اور زمین میں پہاڑ جما دیئے کہ یہ تمہیں لیے ڈولتی نہ رہے النمل۔15، الانبیا۔31 اور

اس میں ہر نوع کے ذی حیات پھیلا دیئے۔ اور ہم نے بلندیوں سے پانی برسایا، پھر اس سے ہم نے زمین میں ہر نوع کی کتنی ہی عمدہ چیزیں پیدا کردیں اَلشُّعرا۔ 7 (10)۔

ع 1 11 10
هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ ع

یہ تو رہی اللہ کی خِلقت۔ اب مجھے دکھاؤ کہ اس کے سوا، اوروں نے کیا چیز تخلیق کی؟ دکھائیں کیا؟ بلکہ اپنے ذہن کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں کے اندھیروں میں بھٹکنے والے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں (11)۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾

ہم نے لقمان کو، عدل وانصاف کی روشنی میں فیصلہ دینے کی صلاحیّت عطا کی کہ اللہ کی اس عطا کردہ نعمت کو اس کے قوانین کے مطابق صرف کرے۔ جو کوئی اللہ کی نعما کو اللہ کے احکام کے مطابق صرف کرتا ہے، انہیں بے نقاب رکھتا ہے تو اُس سے خود اس کی ذات کی مضمر صلاحیتّوں کی نشوونما ہو جاتی ہے۔ اور جو کوئی انہیں چھپا کر رکھتا ہے تو اللہ کو تو ان چیزوں کی احتیاج ہے ہی نہیں۔ وہ تو سزاوارِ ستائش وتحسین ہے (12)۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ میرے فرزند! اللہ کا کسی کو شریک نہ بنانا۔ اللہ کے سوا کسی کے قانون کی اطاعت نہ کرنا۔ شرک یقیناً ظلمِ عظیم ہے (13)۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ

ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ میرا اور اپنے والدین کا احسان مند ہو کہ اس کی ماں نے اسے انتہائی نقاہت

النصف

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾

کے ساتھ اپنے شکم میں اٹھائے رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھوٹنے میں لگے البقرہ۔233، الاحقاف۔15۔ بالآخر، تمہیں میرے قانونِ مکافات کی طرف ہی رجوع کرنا ہے (14)۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اور اگر وہ، تمہاری لاعلمی کی بنا پر، تمہیں مجھے چھوڑ کر اُوروں کے قانون کی اطاعت کرنے کے لیے مجبور کریں تو ان کا کہنا نہ ماننا الاعنکبوت۔8۔ البتہ دنیاوی زندگی میں ان کے ساتھ رہنا اور ان سے نیک سلوک کرتے ہوئے ان کی حفاظت کرتے رہنا اور اس شخص کی پیروی کرنا جو معاملاتِ زندگی میں میرے قوانین سے رہنمائی لیتا ہے۔ آخرالامر یم میرے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آتے ہو۔ میں تم سب کو بتا دیتا ہوں جو کچھ تم کرتے رہے تھے (15)۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

اے میرے فرزند! اگر تمہارا کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا اور وہ کسی چٹان میں یا بلندیوں میں یا زمین میں موجود ہوتا ہے تو بھی اللہ اسے لا دکھاتا ہے الزلزال۔8-7۔ اللہ یقیناً باخبر اور باریک بین ہے (16)۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ۚ

اے میرے فرزند! نظامِ صلوٰۃ قائم کرنا اور وہ امور جنہیں وحی قابلِ قبول قرار دے، ان کی تلقین کرتے رہنا اور جن امور کو ناپسندیدہ قرار دے، ان سے منع کرنا اور جو تکلیف بھی تجھے پہنچے تو اس وقت ثابت قدم رہنا،

گھبرا کر ڈولنا نہیں ۔ یہ بات معاملاتِ زندگی میں پختگیٔ عزم کی مظہر ہے (17)۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

رعونت میں لوگوں سے بے رُخی نہ کرنا اور زمین پر فرطِ طرب سے اکڑ کر نہ چلنا۔ اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو ذہنی بڑائی میں مبتلا ہو اور ذاتی جوہروں سے عاری مگر اضافی نسبتوں پر ناز کرے (18)۔

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ
ع 2 8 11 الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾

اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا۔ بلاشبہ آواز میں ناگوار ترین آواز گدھے کی ہوتی ہے (19)۔

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا
كِتَابٍ مُنِيرٍ ﴿٢٠﴾

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ جو کچھ زمین میں اور فضائی بلندیوں میں ہے، اللہ نے اُسے قوانین کا پابند بنا کر تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے اور اس نے تمہیں فراخی اور کثرت سے اپنی نعمتیں عطا کیں: ظاہری اور باطنی یعنی خارج میں Objectively موجود اور Subjectively انسان کی شخصیّت میں مضمر قوّتیں اور صلاحیّتیں۔ اور لوگوں میں سے ایسا شخص بھی ہے جو اللہ کے احکام کے بارے میں بحث وجدل کرتا رہتا ہے حال آں کہ نہ اس کے پاس علم ہوتا ہے نہ ہدایت اور نہ روشن ضابطۂ حیات (20)۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا
وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ
إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسے Follow کرو تو کہہ دیتے ہیں کہ نہیں، بلکہ ہم تو اسی کو Follow کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء کو

عمل پیرا پایا ہے خواہ ایسا کرنے کے لیے ان کو خواہشات وجذبات ہی اُکساتے ہوں جواُن کو جہنّم کے بھڑکتے ہوئے عذابِ نار کی طرف ہی لیے جارہے ہوں (21)۔



وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾

جوشخص اپنی پوری شخصیّت کو اللہ کے قوانین کے آگے جھکا دیتا Surrender کردیتا ہے اور اپنی ذات میں حسن وتوازن پیدا کرنے کے ساتھ دوسروں کی زندگی میں بھی توازن و اعتدال پیدا کرتا چلا جائے البقرہ۔112 تو اس نے گویا ایسے سہارے، ایسے قانونِ زندگی کو تھام لیا جس پر کامل بھروسا کیا جاسکے البقرہ۔256۔ تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق ہی انجام پذیر ہوتے ہیں (22)۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾

اور جوکوئی اللہ کے ابدی قوانین کوتسلیم نہ کرے تو (اے رسول ﷺ!) اس کا انکار تجھے حزن زدہ نہ کردے۔وہ ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی آتے ہیں۔ہم انہیں بتادیتے ہیں جو کچھ انہوں نے کیا۔اعمال تو کجا، اللہ ان کے سینوں میں چھپے خیالات کا بھی علم رکھتا ہے (23)۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

ہم انہیں سامانِ زیست سے تھوڑی سی زندگی کے لیے لطف اندوز ہونے دیتے ہیں۔پھر ہم انہیں بے بس کرکے سخت عذاب کی طرف لے جاتے ہیں (24)۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾

اگر تو ان سے دریافت کرے کہ زمین اور فضائی کُرّوں کو کس نے پیدا کیا تو یہ لازماً یہی کہتے ہیں کہ اللہ نے الاعنکبوت۔61۔تو انہیں بتا دے کہ ستائش و تحسین اللہ ہی کے لیے ہے، ان کے لیے نہیں جن کو اللہ کو چھوڑ کر اپنے خدا سمجھتے ہو۔لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے (25)۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۲۶﴾

جو کچھ بھی کائنات میں ہے سب اللہ کے متعیّن کردہ کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے تا کہ ہر ذی حیات کو اس کی محنت کے نتائج ملتے چلے جائیں ورنہ اللہ کی ذات تو سزاوارِ حمد و ستائش ہے اور ہر نوع کی احتیاجات سے بے نیاز ہے یونس۔4، الرُّوم۔8، الجاثیہ۔22، اَلنَّجم۔31 (26)۔

وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّالۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۷﴾

اگر تمام روئے زمین کے درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر ان کی سیاہی، اور اس کے بعد اور کئی ایسے سمندر بھی ہوں، اللہ کے قوانین اور ان کی تفاصیل ختم نہ ہو سکیں۔اللہ غالب اور اُس کا غلبہ آمرانہ نہیں حکمت پر مبنی ہے الکہف۔109 (27)۔

مَا خَلۡقُكُمۡ وَلَا بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿۲۸﴾

تمہاری پیدائش اور، مرنے کے بعد فوراً تمہیں حیاتِ نَو دے کر اٹھایا جانا، کسی ایک نفس کو زندگی عطا کر کے وجود میں لانے کی مانند ہے البقرہ۔117، النمل۔40، یٰسین۔82۔اللہ ہر امر کا فہم و تدبّر اور اس کی بصیرت

Insight رکھنے والا ہے (28)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۹

اے مخاطب! کیا تو نے ملاحظہ نہیں کیا کہ اللہ، رات کو آہستہ آہستہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں۔ اور سورج اور چاند کو ایک لگے بندھے قانون کے مطابق چلا رہا ہے الرّعد۔2، الزُّمر۔5۔ ہر ایک، ایک مقرّرہ مدّت تک کے لیے رواں دواں ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر بھی ہے (29)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۳۰ ع 3 11/12

یہ سلسلۂ شمس وقمر یونس۔5، اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اُس کو چھوڑ کر، جن کو یہ مدد کے لیے پکارتے ہیں، سب باطل ہیں۔ اور اللہ، صاحبِ عظمت اور اقتدارِ اعلیٰ Sovereignty کا مالک ہے (30)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۱

اے مخاطب کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کشتی، سمندر میں اللہ کے عطا کردہ سامان کو لیے ہوئے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنے قوانین کی کارفرمائی دکھائے۔ اللہ کے قوانین پر ثابت قدم اور اس کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے والوں کے لیے اس میں قوانین مضمر ہیں (31)۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝۳۲

اور جب موجیں اُن پر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو خالصتاً اللہ کے مطیع وفرماں پذیر ہو کر صرف اسی کو مدد کے لیے پکارتے ہیں۔ لیکن جب ہم انہیں نجات دے کر خشکی پر لے آتے ہیں تو ان میں سے کچھ میانہ روی پر قائم رہتے ہیں اور ہماری آیات کا انکار صرف وہی

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ وَ اخۡشَوۡا یَوۡمًا لَّا یَجۡزِیۡ وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوۡلُوۡدٌ هُوَ جَازٍ عَنۡ وَّالِدِهٖ شَیۡـًٔا ؕ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا ٝ وَ لَا یَغُرَّنَّکُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ﴿۳۳﴾

لوگ کرتے ہیں جو ناشکرے اور عہد شکن ہوں (32)۔

اے انسانو! اپنے نشو ونما دینے والے کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرو اور اس دن سے ڈرو جب باپ اپنے بیٹے کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ بھی کام آسکے گا۔ اللہ کا قانونِ مکافاتِ عمل، یقیناً سچا اور اٹل ہے۔ لہٰذا، دنیاوی زندگی اور اس کے مفاداتِ عاجلہ، آخرت کے مقابلے میں تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دیں اور نہ تمہیں کوئی دھوکا دینے والا اللہ کے قانون کی طرف سے دھوکے میں مبتلا کردے (33)۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ ۚ وَ یَعۡلَمُ
مَا فِی الۡاَرۡحَامِ ؕ وَ مَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَکۡسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا
تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿۳۴﴾ ع 4 4 13

ظہورِ نتائج کی گھڑی...... قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے۔ وہی بارش برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی انسان نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور نہ ہی کسی انسان کو پتا ہے کہ وہ کس خطۂ زمین میں موت سے ہمکنار ہوگا۔ اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے (34)۔

سُوۡرَةُ السَّجۡدَةِ (۳۲)

اٰیَاتُهَا ۳۰ رُکُوۡعَاتُهَا ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓـمّٓ ۚ ﴿۱﴾

میں اللہ، بہترین علم رکھنے والا ہوں (1)۔

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ ﴿۲﴾

یہ کتاب، تمام کائنات کو نشو ونما دینے اور تکمیل تک پہنچانے والے ربّ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جس

میں ایسی کوئی بات نہیں جو انسانی دل میں کسی قسم کی الجھن اور اضطراب وکشمکش باقی رہنے دے الفاتحہ۔2،(2)۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۳

کیا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے اس شخص نے اپنی طرف سے Fabricate کرلیا ہے۔ قطعاً نہیں، بلکہ اے رسول ﷺ! یہ تیرے ربّ کی طرف سے حق، ٹھوس سچّائی ہے تاکہ تو اُس قوم کو غلط طرزِ زندگی کے عواقب سے آگاہ کردے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی Warn کرنے والا نہیں آیا تھا تاکہ یہ راہِ ہدایت پر آجائیں القصص۔46، یٰسین۔6(3)۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۴

یہ اللہ ہی ہے جس نے فضائی کُرّوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے، چھے ارتقائی Evolutionary ادوار Eras میں پیدا کیا اور ان پر مرکزی کنٹرول قوّت وغلبہ کے ساتھ، اپنے ہاتھ میں لے لیا الاعراف۔54، یونس۔3۔ اس کے سوا نہ تمہارا کوئی مددگار و دم ساز ہے اور نہ باہم معاونت کرنے والا۔ تو تم غور وفکر کیوں نہیں کرتے (4)۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۵

وہ عالمِ امر سے اپنی سکیم، اپنے پروگرام کا آغاز، اس کے انجام ومنتہیٰ پر نظر رکھتے ہوئے، زمین یعنی پست ترین سطح سے کرتا ہے۔ پھر وہ سکیم، Progressive & Ascending ارتقائی مراحل سے گزرتے ہوئے ایسے Eras الاعراف۔54، ھود۔7، یونس۔3،

الفرقان۔59، قٓ۔38، الحدید۔4، میں اوپر کو تکمیل کی طرف اٹھتی جاتی ہے جس کا ایک مرحلہ، تمہارے شمار کے مطابق، ایک ایک ہزار سال کا ہوتا ہے الحج۔47 (5)۔

ذٰلِکَ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۶﴾

یہ ہے وہ ہستی جو سامنے موجود اشیاء اوران اشیاء کا بھی علم رکھتی ہے جو ابھی، انسانی نگاہوں کے سامنے مشہود ہو کر نہیں آئیں۔ وہ صاحبِ غلبہ وقوّت اور تکمیل کی خاطر عمومی انداز میں، مسلسل سامانِ نشو ونما بہم پہنچانے والا ہے (6)۔

الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۷﴾

وہی ہے جس نے تمام اشیاء کو حسن وتوازن کے ساتھ تخلیق کیا اور انسان کی تخلیق کی ابتدا Inorganic Matter مٹّی سے کی یٰسٓ۔2، المومنون۔12، الصّٰفّٰت۔11، صٓ۔71، الرحمٰن۔14 (7)۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَہٗ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ۚ﴿۸﴾

پھر حقیر سے پانی کے جوہر سے اس کی نسل کا سلسلہ آگے بڑھایا (8)۔

ثُمَّ سَوّٰىہُ وَ نَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۹﴾

پھر اسے تناسب وتوازن سے آراستہ کیا اور اپنی طرف سے الوہیّاتی توانائی ---اسے انسانی قوّتیں اور توانائیاں عطا کر دیں اور تمہیں سماعت، بصارت اور دل Mind عطا کیا۔ بہت کم لوگ ہیں جو احسان مند ہو کر ان کو اللہ کے قوانین کے مطابق استعمال میں لاتے ہیں الملک۔23، (9)۔

وَ قَالُوۡۤا ءَ اِذَا ضَلَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ ءَ اِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۬ؕ

یہ کہتے ہیں کہ جب ہم مٹّی میں خلط ملط ہو جائیں گے تو

بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿10﴾

از سرِنو پیدا کیے جائیں گے الرّعد۔5، المومنون۔82-35، النّمل۔67،الصّٰفّٰت۔16، قٓ۔3، الواقعہ۔47۔ صرف یہی نہیں، بلکہ یہ اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کے ہی منکر ہیں (10)۔

ع 1 11 14

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿11﴾ع

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ موت کا فرشتہ تمہیں موت دیتا ہے جس کے ذمے تمہیں موت دینا ہے۔ پھر تم اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر جاتے ہو (11)۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿12﴾

کاش، تم تصوّر کر سکو اُس لمحے کا جب مجرمین ندامت سے سر جھکائے ہوئے، اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور سمجھ لیا۔ ہمیں یقین آ گیا کہ نتائج ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آ گئے ہیں۔ ہمیں دنیا میں واپس بھیج۔ ہم اب صلاحیّت پرور کام کریں گے المومنون 100-99(12)۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿13﴾

اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو خود ہی راہِ ہدایت پر ڈال دیتے مگر انسان آزادی سے بہرہ ور کیا گیا ہے کہ وہ غلط اور صحیح......دونو راستوں میں سے جسے چاہے اختیار کر لے الدّھر۔3۔ جو غلط رَوِشِ زندگی کا انتخاب کرتے ہیں تو ہمارا یہ فرمان، ایک حقیقتِ ثابتہ بن کر سامنے آ جاتا ہے کہ ہم ایسے تمام جنّ و انس سے جہنّم کو بھر دیں گے

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

الاعراف۔179، ھود۔119، صٓ۔84 (13)۔
ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے مکافاتِ عمل کے اس دن کو فراموش کر رکھا تھا۔ لہٰذا، سزا کا مزہ چکھو۔ اب ہم تمہیں قابلِ اعتنا نہیں سمجھتے۔ اپنے اعمال کے عوض ہمیشہ کا عذاب چکھو (14)۔



اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

السجدۃ 9

ہماری آیات پر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کے سامنے ان قوانین کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے تو وہ سرکشی اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کے سامنے جھک جاتے ہیں اور اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہِ ستائش و تحسین بنانے کے لیے سرگرمِ عمل ہو جاتے ہیں (15)۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

وہ اپنے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور کسی نقصان کے احساس سے ڈرتے ہوئے اور اپنے اعمال کے حسین نتائج کی اُمّید میں، اپنے ربّ کو پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں (16)۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان مخفی رکھا گیا ہے۔ یہ ان کے اعمال کا صلہ ہوگا (17)۔

وقف غفران

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

کیا جو شخص مومن ہے، وہ فاسق کی مانند ہو سکتا ہے؟ یہ

قطعاً یکساں نہیں ہوسکتے (18)۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ
الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٩

جولوگ Permanent Values پر ایمان لاتے ہیں اور صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں ان کی منزل جنّت کے باغات ہیں۔ ان کے اعمال کے عوض، یہ ان کی مہمان نوازی ہوگی حٰمٓ اَلسَّجدہ۔32،(19)۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ
يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ
النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢٠

اور جولوگ دین کے قالب سے باہر نکل گئے، ان کا مرجع جہنّم کی آگ ہے۔ جب بھی وہ چاہتے ہیں کہ اس سے باہر نکل آئیں، انہیں پھر اس میں دھکیل دیا جاتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ جس نارِ جہنّم کو تم جھٹلایا کرتے تھے، اب اس کے عذاب کا مزہ چکھو (20)۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٢١

ہم انہیں، بڑے عذاب سے پہلے، قریبی دنیاوی زندگی کے عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں تاکہ وہ صحیح نہجِ زندگی کی طرف رجوع کرلیں (21)۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ
ع 2 11 15 اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝٢٢ ع

اور اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کرلینے والا اور کون ہوگا کہ جس کے سامنے اس کے ربّ کی آیات پیش کی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر کر چل دے۔ ہم مجرموں کو یقیناً سزا دیتے ہیں (22)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ
لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝٢٣

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی۔ سو، اے مخاطب انسان! تو اس کتاب کے موسیٰؑ کو ملنے کے سلسلے میں شک میں نہ پڑنا۔ ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے سرچشمۂ ہدایت بنایا ہے (23)۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۣ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝۲۴

اور ہم نے انہی میں سے بعض کو Leading Role دیا۔ وہ استقامت و ثابت قدمی سے مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے، ہمارے حکم سے مسلسل دوسروں کی رہبری کرتے رہے۔ وہ ہمارے قوانین پر یقینِ کامل رکھنے والے تھے (24)۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۲۵

جن امور میں یہ لوگ باہم اختلاف کرتے رہتے ہیں، اے رسول ﷺ! تیرا ربّ مرنے پر فوراً اعمال کو سامنے لانے کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز ان کے مابین فیصلہ فرما دیتا ہے (25)۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝۲۶

کیا اس سے ان پر یہ امر واضح اور روشن نہیں ہوا کہ ان سے قبل، کتنی ہی قومیں ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق مٹ گئیں جن کے گھروں کے کھنڈرات میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ تاریخ کے ان واقعات میں ہمارے قوانین جھلک رہے ہیں۔ تو یہ فہم و تدبّر کیوں نہیں کرتے (26)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝۲۷ الثلثة

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف لے جاتے ہیں۔ اُس سے روئیدگی و کھیتی کو اُگاتے ہیں جس میں سے یہ بھی کھاتے ہیں اور ان کے مال مویشی بھی۔ یہ بصیرت سے کام کیوں نہیں لیتے (27)۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۲۸

اے رسول ﷺ! یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچّے ہو تو بتاؤ

حتمی فیصلے کی گھڑی کب آئے گی (28)۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝٢٩

انہیں بتا دے کہ فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ انہیں مزید مہلت ہی دی جائے گی (29)۔

ع 3 8 16 فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝٣٠ ع

تُو ان سے الگ ہو جا اور ان کے انجام کا انتظار کر۔ یہ بھی انتظار کریں (30)۔

(٣٣) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

اٰیَاتُھَا ٧٣ — رُکُوْعَاتُھَا ٩

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١

اے نبی ﷺ! اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنا اور کافروں اور منافقین کے کہنے میں نہ آنا۔ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اور اس کا ہر امر حکمت پر مبنی ہوتا ہے (1)۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝٢

تو صرف اسی کی اتباع کرتا رہ جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف وحی کی جاتی ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے (2)۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝٣

اللہ کے قوانین پر ہی کامل بھروسا رکھ۔ اللہ، جو تیری اور تیرے مشن کی نگرانی کر رہا ہے، تمام تخریبی عناصر سے تیری حفاظت بھی کرے گا اور منزلِ مقصود پر بھی پہنچا دے گا (3)۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا
جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا
جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝4

تیرے سینے میں ایک دل رکھا ہے تو ایسا نہیں کہ اللہ نے کسی آدمی کے دو دل بنائے ہوں اور نہ تمہاری وہ بیویاں جنہیں تم غصّے میں مائیں کہہ دیتے ہو، تمہاری مائیں بن جاتی ہیں المجادلہ۔2، اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹے تمہارے حقیقی بیٹے بن جاتے ہیں۔ یہ صرف تمہارے کہنے کی باتیں ہیں۔ اللہ تو صحیح بات فرماتا ہے اور وہ سیدھی شاہراہِ زندگی کی طرف رہنمائی دیتا ہے (4)۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ
قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝5

تم، ان منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کر کے بلایا کرو۔ یہ امر، اللہ کے نزدیک، مبنی برعدل ہے۔ اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم نہ ہو تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہی ہیں۔ اگر تم سے اس معاملے میں نادانستہ غلطی سرزد ہو جائے تو تم پر کوئی گرفت نہیں۔ ہاں اگر تم ایسا دل کے ارادے سے کرو، تو گرفت ہوگی۔ اللہ لغزش و خطا کے نقصان رساں اثرات سے محفوظ رکھنے والا ہے تاکہ تمہاری ذات کی نشوونما ہوتی رہے (5)۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ
اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا
اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝6

مومنین کی جانوں پر، ان کی نسبت، نبی ﷺ کا حق مقدّم ہے اور اس ﷺ کی بیویاں ان کی ماؤں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور قریبی رشتہ دار، نسبی رشتوں کے حوالے سے، مومنوں اور مہاجرین کی نسبت، اللہ کی کتاب کی رو

سے، ایک دوسرے پر زیادہ حق رکھتے ہیں ماسوائے تمہارے ان دوستوں کے جن کے لیے تم کچھ حُسنِ سلوک کرنا چاہو۔ اس ضمن میں کتاب یعنی قرآن میں احکام مذکور ہیں البقرہ۔180 (6)۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۟ۙ﴿٧﴾

اور ہم نے انبیاء (علیہم السّلام) سے اور اے رسول ﷺ! تجھ سے، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابنِ مریم (علیہم السّلام) سے عہد لیا اور عہد بھی پختہ آلِ عمران۔81، الشوریٰ۔13 (7)۔

لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۟۠﴿٨﴾ ع 1 8 17

تا کہ اللہ، اپنے عہد کو سچ کر دکھانے والوں سے ان کے قول و عمل کی سچّائی کے متعلّق دریافت کرے۔ دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (8)۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۟ۚ﴿٩﴾

اے اہلِ ایمان! اس احسان کو یاد کرو جو اللہ نے تم پر کیا جب دشمن کے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے تو ہم نے اُن پر تیز آندھی چلا دی اور ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آ رہے تھے۔ اور جو کچھ تم کر رہے تھے، اللہ دیکھ رہا تھا (9)۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿١٠﴾

اور جب وہ ہر طرف سے تم پر چڑھ آئے تھے اور تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے البقرہ۔214، آلِ عمران۔142،

اَلتَّو بہ۔16،الاعنکبوت۔2،(10)۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝١١

اس لمحے یہ بات واضح ہوگئی کہ مومنوں کی حقیقی سیرت میں کس قدر استحکام اور ان کی مضمر صلاحیّتوں کی کتنی نشوونما Development ہوئی ہے۔ وہ جھنجھوڑ دیئے گئے تھے(11)۔

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝١٢

منافق، اور وہ جن کے دلوں میں منافقت کا مرض تھا، یہاں تک کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ، صرف غلط اُمید دلا کر، دھوکا دینے کے لیے کیا تھا(12)۔

وَاِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝١٣

ان میں سے ایک گروہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ، اے مدینہ والو! تم دشمن کے سامنے ٹھہر نہ سکو گے۔ لہٰذا، لوٹ چلیں۔ ان میں سے ایک گروہ تو نبی ﷺ سے رخصت کی اجازت طلب کر رہا تھا کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حال آں کہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے۔ وہ صرف جنگ سے فرار چاہتے تھے(13)۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝١٤

اور اگر مدینہ کے اطراف سے کفّار کے لشکر ان پر آ گھستے اور ان سے مسلم عساکر کے خلاف فتنہ انگیزی کے لیے کہا جاتا تو جھٹ سے تیار ہو جاتے اور ذرا بھی توقّف نہ کرتے(14)۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝١٥

حال آں کہ انہوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا ہوا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ کے ساتھ کیے

گئے عہد کی باز پرس ہوا کرتی ہے بنی اسرائیل۔34، (15)۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ اگر تم موت یا جنگ سے بھاگتے ہو تو تمہارا یہ فرار تمہیں کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ اگر تم یوں جان کو بچا بھی لو تو زندگی کے مال متاع سے، قلیل ترین مدتِ زندگی تک ہی لطف اٹھا سکو گے (16)۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

انہیں بتا دے کہ اگر اللہ تمہیں سزا دینے کا ارادہ کر لے تو کون تمہیں اس سے بچا سکتا ہے یا وہ تم پر رحمت فرمانا چاہے تو کون اسے روک سکتا ہے۔ انہیں اللہ کے سوا کوئی دوست و مددگار نہ ملے گا (17)۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ۙ

اللہ، تم میں سے اُن کو خوب جانتا ہے جو مومنوں کو جنگ سے روکتے ہیں اور ان کو بھی جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ جنگ چھوڑ کر ہماری طرف آجاؤ۔ اور جنگ میں صرف تھوڑے ہی حصہ لیتے ہیں (18)۔

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

تمہارے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لینے کے معاملے میں بڑے تنگ دل واقع ہوئے ہیں۔ جب جنگ کا خوف ان پر چھا جائے تو تُو دیکھے گا کہ یہ تیری طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح چکرا رہی ہوتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب جنگ کا خوف جاتا رہتا ہے تو یہ تم پر

زبانوں سے طعنوں کے تیر ونشتر چلاتے ہیں گویا دشمن کے خطرے کو انہی نے تو فرو کیا تھا۔ یہ مالِ غنیمت کے بڑے حریص ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں۔ اسی لیے اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بڑا ہی آسان ہے (19)۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ
يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ ع 2 12 18
وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۰ ع

یہ خیال کر رہے ہیں کہ ابھی تک دشمن کے لشکر نہیں گئے حال آں کہ وہ کب کے جا چکے ہیں۔ اور اگر دشمن کے جتھے پلٹ کر آ ہی جائیں تو یہ تمنا کریں گے کہ وہ صحرائی بدّوؤں کے ساتھ رہ رہے ہوتے اور تمہارے حالات کے متعلّق لوگوں سے پوچھ رہے ہوتے؛ اور اگر یہ تمہارے ساتھ شامل ہوتے تو ان میں بہت تھوڑے ہی جنگ میں حصّہ لیتے (20)۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱

انہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کے قوانین سے ماورا، ذاتی خواہشات کے تابع زندگی بے ثمر ہے۔ تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی شخصیّت اور زندگی بہترین ماڈل ہے اور ہر اس شخص کے لیے جو میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہے اور اللہ کے قوانین کو عملاً غالب کرنے اور اللہ کے قانونِ مکافات Law of Accountability کو Face کرنے کا آرزومند ہو اَلْمُمْتَحِنَة-6 (21)۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا

جب مومنین نے لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہاں! یہ ہے وہ لشکرِ غنیم جس کے متعلّق اللہ اور رسول ﷺ ---

وَّتَسْلِيْمًا ؕ﴿۲۲﴾	دین کے نظام --- نے بتا دیا تھا کہ ان مخالفین سے تمہاری مُڈ بھیڑ ہوگی اور اللہ اور رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ اس سے ان مومنین کے ایمان اور جذبۂ سپردگی میں اضافہ ہی ہوا (22)۔
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ﴿۲۳﴾	مومنوں میں ایسے جواں مرد بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو اپنے قول وعمل سے سچ ثابت کر دکھایا۔ ان میں سے بعض نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور ان میں سے کچھ اس کے منتظر ہیں۔ ان کے عہد میں ذرا تبدیلی نہیں ہوئی (23)۔
لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۲۴﴾	تاکہ اللہ، اپنے عہد میں سچّے ثابت ہونے والوں کو ان کے صدقِ عہد کی جزا عطا فرمائے اور اگر اس کے قانون کا تقاضا ہوا تو منافقین کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول کر لے۔ اللہ یقیناً توبہ کرنے والوں کی لغزش کے مضر اثرات سے حفاظت فرمانے والا اور ذات کی نشو ونما کا سامان بہم پہنچانے والا ہے (24)۔
وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾	اور اللہ نے کافروں کو واپس لوٹا دیا کہ ان کا غُصّہ دبے کا دبا رہ گیا اور مال و دولت بھی ان کے ہاتھ نہ لگا اور اللہ نے مومنین کو جنگ سے بھی محفوظ رکھا۔ اللہ غالب اور زبردست قوّتوں کا مالک ہے (25)۔
وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ	اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے کفّار کی مدد کی تھی،



صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

انہیں اللہ نے ان کے مستحکم قلعوں سے نکال باہر کیا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیا۔ ایک گروہ کو تم قتل کر رہے تھے اور دوسرے گروہ کو قیدی بنا رہے تھے (26)۔

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ع 3 7 19

ان کی زمینوں، گھروں اور مال و دولت کا تمہیں وارث بنا دیا اور اُس سرزمین کا بھی جس تک ابھی تمہارے قدم نہیں پہنچے تھے۔ اللہ نے ہر شئے کے لیے قانون نافذ کر رکھے ہیں جن کے مطابق یہ سب کچھ ہوا (27)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

اے نبی ﷺ! اپنی ازواجِ مطہرات سے کہہ دے کہ اگر تم اس دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت اور اس طبیعی زندگی کے مفاداتِ عاجلہ کی آرزومند ہو تو آ ؤ! میں تمہیں مال و متاع دے کر حسن کارانہ انداز سے قید نکاح سے آزاد کردوں (28)۔

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

اور اگر تم اللہ اور رسول ﷺ اور آخرت کے گھر --- مستقبل کی دائمی زندگی --- کی خواہش مند ہو تو جان لو کہ تم میں سے حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والیوں کے لیے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے (29)۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اے نبی ﷺ کی بیبیو! تم میں سے جس نے کسی کھلی نازیبا حرکت کا ارتکاب کیا تو اسکے لیے دو چند عذاب ہوگا۔ یہ امر، اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں (30)۔